روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
منگل 9 دسمبر 2014ء 16 صفر 1436 ہجری 9 فتح 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 278

سنا اور اطاعت کی

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو اور اس کے عہد کو جسے اس نے تمہارے ساتھ مضبوطی سے باندھا جب تم نے کہا کہ ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی اور اللہ سے ڈرو۔ اللہ یقیناً سینوں کی باتیں خوب جانتا ہے۔ (المائدہ:8)

وہی لبیک کہتے ہیں جو سنتے ہیں۔ اور مردوں کو اللہ اٹھائے گا پھر اسی کی طرف وہ لوٹائے جائیں گے۔ (انعام:37)

اللہ تعالیٰ، رسول اللہؐ اور اولوالامر کی اطاعت سے متعلق قرانی حکم کی حقائق ومعارف سے پُر تشریح اور اس پر عمل کے لئے قیمتی نصائح

اطاعت اگر سچے دل سے کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے

کوئی قوم قوم نہیں کہلا سکتی اور یگانگت کی روح نہیں پھونکی جاتی جب تک وہ فرمانبرداری کے اصول کو اختیار نہیں کرتی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 5 دسمبر 2014ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 5 دسمبر 2014ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ حسب معمول ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے خطبہ کے شروع میں سورۃ النساء آیت 60 کی تلاوت وترجمہ کے بعد فرمایا کہ اس آیت میں ایک حقیقی مومن کے بارے میں یہ اصولی بات بیان فرمادی کہ اس نے اپنے اطاعت کے وصف کو نمایاں اور نکھار کر دکھانا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اولوالامر یعنی حکومت وقت کی اطاعت کا حکم ہے۔ تو گورنمنٹ جو بات شریعت کے موافق کرتی ہے وہ منکم میں داخل ہے، اگر حکومت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے واضح حکم کے خلاف کوئی حکم دے تو پھر بہر حال اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کا حکم مقدم ہے۔ عموماً دنیاوی احکامات میں ایک مومن کا کام ہے کہ مکمل طور پر ملکی قوانین کی پابندی کرے۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود کا ایک اقتباس پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ اس اقتباس میں حضرت مسیح موعود نے بہت سی باتوں کی وضاحت فرمادی ہے۔ اولوالامر سے مراد جسمانی طور پر بادشاہ اور روحانی طور پر امام الزمان ہے حکومت کے دنیاوی نظام کے اندر ایک روحانی نظام بھی چل سکتا ہے اور چلتا ہے اور ہم خوش قسمت ہیں کہ اس روحانی نظام کا ہم حصہ ہیں اور امام الزمان کے نظام کو جاری کرنے کے لئے ہی اللہ تعالیٰ نے خلافت کا نظام بھی جاری فرمایا ہے جو اللہ اور اس کے رسولؐ کی حکومت دلوں میں قائم کرنے کی کوشش کرتا ہے اور تنازعہ کی صورت میں اللہ اور اس کے رسولؐ کے حکم کے مطابق فیصلہ کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اطاعت اگر سچے دل سے کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے۔ فرمایا کہ یقیناً اس سے مراد روحانی نظام کی اطاعت ہے اور یہ معیار ہے ہر ایک کے لئے اپنی اطاعت کے ماپنے کا۔ کہ کیا دل میں نور پیدا ہو رہا ہے اور روح میں لذت اور روشنی آ رہی ہے۔ حکومت وقت کی اطاعت سے امن وسکون تو پیدا ہوگا لیکن روحانی روشنی اور لذت روحانی نظام کی اطاعت میں ہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر اپنے روحانی معیار کو بلند کرنے کے لئے ایک نکتہ حضرت مسیح موعود نے یہ بیان فرمایا کہ مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں جتنی اطاعت کی ہے۔ فرمایا جو لوگ اپنی نمازوں اور عبادتوں پر مان کر رہے ہوتے ہیں اور اطاعت سے باہر نکلتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث نہیں بن سکتے۔ پھر آپ نے اطاعت کے معیار حاصل کرنے کے لئے ایک اہم بات یہ بیان فرمائی کہ اطاعت میں ہوائے نفس کو ذبح کرنا ضروری ہے، اپنے تکبر اور انانیت کو مارنا ہوگا اور اپنی خواہشات کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی مرضی کے موافق کرنا ہوگا۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ بڑے بڑے موحدوں کے دلوں میں بھی بت بن سکتے ہیں۔ بے شک دعویٰ خدائے واحد کی عبادت کا ہو لیکن اگر خود پسندی اور فخر کے بت دلوں میں بیٹھے ہوں گے جو ایک وقت میں انسان کو ادنیٰ اطاعت سے بھی باہر نکال دیتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے قومی ترقی کو بھی اطاعت سے باندھ کر واضح فرمایا کہ کوئی قوم قوم نہیں کہلا سکتی اور ان میں ملّیت اور یگانگت کی روح نہیں پھونکی جاتی جب تک فرمانبرداری کے اصول کو اختیار نہیں کریں گے۔ آنحضرت ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ترقی جماعت کے ساتھ رہنے، امام وقت کی باتیں سننے اور اطاعت سے ہی ملنی ہے، اس کے بغیر ترقی نہیں مل سکتی۔ ہم احمدی جو ایک جماعت سے جڑے ہوئے ہیں ہمیں کامل فرمانبرداری کے معیاروں کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ جب اطاعت کریں گے تو انجام تو بہتر ہوگا ہی، اس سے انقلاب بھی پیدا ہوگا۔ حضور انور نے دنیاوی نظام میں بھی اس اطاعت اور فرمانبرداری کے نتیجے میں انقلاب پیدا ہونے کے بارے میں نپولین بادشاہ کی مثال بیان کی اور فرمایا کہ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ نپولین اور اس جیسے دوسرے لیڈروں کے پاس تو خدا تعالیٰ کی وہ تائید نہیں تھی جو سچے مذہب کے پاس ہوتی ہے لیکن پھر بھی انہوں نے انقلاب پیدا کیا۔ لیکن بیعت کرنے والوں کی تو مختلف صورت ہوتی ہے۔ بیعت کا تو مفہوم ہی اطاعت میں اپنے آپ کو فنا کرنا ہے اور یہ مفہوم اتنا بلند ہے کہ دنیاوی امور میں فرمانبرداری اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

حضور انور نے آنحضرت ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری کے واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ صحابہؓ کی یگانگت اور اطاعت ایسی تھی کہ اس نے دلوں کو فتح کر لیا تھا۔ پس اس اتحاد کی ضرورت ہے۔ اس لئے صحابہؓ کا نمونہ اپنے اندر پیدا کرو اور یہ اس وقت ہوگا جب ہم میں سے ہر ایک میں اطاعت اور فرمانبرداری پیدا ہوگی۔ یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ ہر احمدی کی کہ حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آ کر اطاعت کا ایسا نمونہ بنے جو دنیا کی توجہ اپنی طرف کھینچنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جو توقعات حضرت مسیح موعود نے ہم سے رکھی ہیں ہم ہمیشہ انہیں پورا کرنے والے ہوں۔ آمین

حضور انور کا اختتامی خطاب

جلسہ سالانہ قادیان 2014ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 28 دسمبر 2014ء کو بیت الفتوح لندن سے جلسہ سالانہ قادیان کے آخری دن اختتامی خطاب ارشاد فرمائیں گے۔ حضور انور کا خطاب ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر پاکستانی وقت کے مطابق سہ پہر 3:30 بجے براہ راست نشر کیا جائے گا۔ احباب اس بابرکت خطاب سے بھرپور استفادہ کریں اور دوسروں کو سننے کی تلقین فرمائیں۔

خلیفۂ وقت سے ملاقات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”خلیفہ وقت کو جماعت سے براہ راست اور جماعت کو خلیفہ وقت سے بغیر کسی واسطے کے ملنے کی تڑپ بھی دونوں طرف سے ہے...... اللہ تعالیٰ نے احسان کرتے ہوئے اس کے لئے نصف ملاقات کا ایک راستہ بھی ہمارے لئے کھول دیا ہے جو ایم ٹی اے کے ذریعے سے انتظام فرمایا ہے۔“

(خطباتِ مسرور جلد ہشتم صفحہ 663)

عاجزی وانکساری

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”اگر ہم نے یہ فضل جاری رکھنے ہیں تو عاجزی، محنت اور دعا کے ساتھ ان فضلوں کو جذب کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ خاص طور پر ان لوگوں کو جن کے سپرد بعض جماعتی خدمات ہوئی ہیں۔ وہ خاص طور پر اس بات کو مدنظر رکھیں کہ یہ فضل جذب کرنے کے لئے ہمیں عاجزی، انکساری اور دعا اور محنت کی ضرورت ہے۔“

(روزنامہ الفضل 18 فروری 2014ء)

(فیصلہ جات مجلس مشاورت 2014ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال وجواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

خطبہ جمعہ 14 نومبر 2014ء

س: حضور انور نے خطبہ جمعہ کا موضوع کیا بیان فرمایا تھا؟

ج: فرمایا! آج بھی میں حضرت مصلح موعود کے بیان کردہ کچھ واقعات بیان کروں گا جو حضرت مسیح موعود کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہیں اور اسی طرح حضرت مصلح موعود کی اپنی زندگی کے بھی بعض پہلو نمایاں ہوتے ہیں۔

س: حضرت مسیح موعود کو قبولیت دعا کے بارہ میں کیا الہام ہوا اور دعا کے بارہ میں آپ کا طرز عمل کیا تھا؟

ج: فرمایا! خدا کا فرستادہ مسیح موعود جسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ میں تیری دعائیں قبول کروں گا سوائے ان کے جو شرکاء کے متعلق ہوں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ہنری مارٹن کلارک والے مقدمے کے موقع پر حضرت مسیح موعود نے مجھے جس کی عمر صرف نو سال کی تھی دعا کیلئے کہتے ہیں۔ گھر کے نوکروں اور نوکرانیوں کو بھی کہتے ہیں کہ دعائیں کرو۔ پس جب وہ شخص جس کی سب دعائیں قبول کرنے کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہوا تھا دوسروں سے دعائیں کرانا ضروری سمجھتا ہے تو پھر باقیوں کو اس طرف کتنی توجہ دینی چاہیئے۔

س: حضرت مسیح موعود کے بھائی مرزا غلام قادر صاحب کے مقدمہ کی تفصیل بیان کریں؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود کے بھائی مرزا غلام قادر صاحب مرحوم اپنے خاندان کی طرف سے مقدمہ لڑ رہے تھے۔ دوسری طرف گورنمنٹ کے ایک افسر بھی تھے۔ بہر حال مرزا غلام قادر صاحب کو یہ یقین تھا کہ مقدمہ ہمارے حق میں ہوگا۔ جائیداد پشتوں سے ہمارے قبضے میں ہے لیکن جب حضرت مسیح موعود نے دعا کی تو آپ کو یہ الہام ہوا کہ ساری دعائیں قبول کروں گا مگر جو شرکاء کے متعلق ہیں وہ نہیں۔ اس پر آپ نے اپنے خاندان کو کہا کہ بلا وجہ وکیلوں پر مقدموں میں رقم نہ ضائع کرو مقدمہ ہار جاؤ گے لیکن آپ کے بھائی کو بڑا یقین تھا۔ بہر حال لوئر کورٹ میں مقدمہ کا فیصلہ حضرت مسیح موعود کے بھائی کے حق میں ہوا۔ پھر دوبارہ اپیل ہوئی چیف کورٹ میں اور چیف کورٹ میں یہ مقدمہ ہار گئے۔

س: مقدمہ دیوار کی تفصیل بیان کریں؟

ج: فرمایا! دیوار کا مقدمہ بڑا مشہور ہے جو حضرت مسیح موعود کے زمانے میں لڑا گیا جس میں آپ کے خاندان کے مخالفین نے بیت الذکر کے راستے پر دیوار کھڑی کر دی اور راستہ بند کر دیا۔ اس کے بارے میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ میں بچہ تھا لیکن مجھے خوب یاد ہے کہ یہاں ہمارے ہی بعض عزیز راستہ میں کیلے گاڑ دیا کرتے تھے تا کہ جب مہمان نماز پڑھنے آئیں تو رات کی تاریکی میں ان کیلوں کی وجہ سے ٹھوکر کھائیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوتا اور اگر کیلے اکھاڑے جاتے تو وہ لڑنے لگ جاتے۔ اسی طرح مجھے خوب یاد ہے کہ بیت مبارک کے سامنے دیوار مخالفوں نے کھینچ دی تھی۔ بعض احمدیوں کو جوش بھی آیا اور انہوں نے دیوار کو گرا دینا چاہا مگر حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ ہمارا کام صبر کرنا اور قانون کی پابندی اختیار کرنا ہے۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ دیوار گرائی جا رہی ہے اور لوگ ایک ایک اینٹ کو اٹھا کر پھینک رہے ہیں اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس سے پہلے کچھ بارش بھی ہو چکی ہے۔ اسی حالت میں میں نے دیکھا (خواب میں) کہ بیت الذکر کی طرف سے حضرت خلیفہ اول تشریف لا رہے ہیں۔ جب مقدمے کا فیصلہ ہوا اور دیوار گرائی گئی تو بعینہٖ ایسا ہی ہوا۔ اس روز کچھ بارش بھی ہوئی اور درس کے بعد حضرت خلیفہ اول جب واپس آئے تو آگے دیوار توڑی جا رہی تھی۔ میں بھی کھڑا تھا چونکہ اس خواب کا میں پہلے آپ سے ذکر کر چکا تھا اس لئے مجھے دیکھتے ہی حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا۔ میاں دیکھو آج تمہارا خواب پورا ہو گیا۔

س: حضرت مسیح موعود قلم کے جہاد اشاعت کتب میں مدد دینے والوں سے کیا سلوک فرماتے تھے؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود کی کتابیں جب دن رات چھپتیں تو باوجود اس کے کہ آپ کئی کئی راتیں بالکل نہیں سوتے تھے لیکن جب کوئی شخص رات کو پروف لاتا تو اس کے آواز دینے پر خود اٹھ کر لینے کیلئے جاتے یعنی جو کتابت ہو کر آتی تو خود لینے کیلئے جاتے اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہتے جاتے کہ اس کو کتنی تکلیف ہوئی ہے۔ یہ لوگ کتنی تکلیف برداشت کرتے ہیں۔ خدا ان کو جزاء خیر دے۔ حالانکہ آپ خود ساری رات جاگتے رہتے تھے۔ (حضرت مصلح موعود) فرماتے ہیں کہ میں کئی بار آپ کو کام کرتے دیکھ کر سویا اور جب کہیں آنکھ کھلی تو کام کرتے ہی دیکھا حتیٰ کہ صبح ہو گئی۔ دوسرے لوگ اگرچہ خدا کے لئے کام کرتے تھے لیکن آپ ان کی تکلیف کو بہت محسوس کرتے تھے۔

س: تربیت کے حوالہ سے حضرت مصلح موعود نے کن دو واقعات کا ذکر فرمایا؟

ج: فرمایا! نوجوان بے تکلفانہ ایک دوسرے کی گردن میں بانہیں ڈالے پھر رہے ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ میرے (یعنی حضرت مصلح موعود) سامنے بھی ایسا کرنے میں انہیں کوئی باک نہیں ہوتا کیونکہ ان کو یہ احساس ہی نہیں کہ یہ کوئی بری بات ہے۔ ان کے ماں باپ اور اساتذہ نے ان کی اصلاح کی طرف کبھی کوئی توجہ ہی نہیں کی حالانکہ یہ چیزیں انسانی زندگی پر بہت گہرا اثر ڈالتی ہیں۔ میں نے دیکھا ہے بعض لوگوں کی بچپن میں تربیت کا اب تک مجھ پر اثر ہے اور جب وہ واقعہ یاد آتا ہے تو بے اختیار ان کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے۔ ایک دفعہ میں ایک لڑکے کے کندھے پر کہنی ٹیک کر کھڑا تھا کہ ماسٹر قادر بخش صاحب نے جو مولوی عبدالرحیم صاحب درد کے والد تھے اس سے منع کیا اور کہا کہ یہ بہت بری بات ہے۔ اس وقت میری عمر بارہ تیرہ سال کی ہوگی لیکن نقشہ جب بھی میرے سامنے آتا ہے ان کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے۔ اسی طرح ایک صوبیدار صاحب مراد آباد کے رہنے والے تھے ان کی ایک بات بھی مجھے یاد ہے...... ہماری والدہ چونکہ دلی کی ہیں اور دلی بلکہ لکھنؤ میں بھی تم کہہ کر مخاطب کرتے ہیں۔ میں دس گیارہ سال کی عمر تک حضرت مسیح موعود کو تم ہی کہا کرتا تھا۔ صوبیدار محمد ایوب خان صاحب مراد آباد کے رہنے والے تھے۔ گورداسپور میں مقدمہ تھا اور میں نے بات کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود کو تم کہہ دیا۔ صوبیدار صاحب مجھے الگ لے گئے اور کہا کہ آپ حضرت مسیح موعود کے فرزند ہیں اور ہمارے لئے محل ادب ہے لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ تم کا لفظ برابر والوں کے لئے بولا جاتا ہے بزرگوں کے لئے نہیں اور حضرت مسیح موعود کے لئے اس کا استعمال میں بالکل برداشت نہیں کر سکتا۔ یہ پہلا سبق تھا جو انہوں نے اس بارے میں مجھے دیا۔

س: MTA کے پروگرام بنانے والوں کو ہر طرح سے آداب ملحوظ رکھنے کے ضمن میں حضور انور نے کیا نصائح فرمائیں؟

ج: فرمایا! آجکل ایم۔ ٹی۔ اے کے ذریعے سے عموماً تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے اچھے پروگرام ہیں لیکن ایک پروگرام جو ربوہ سے بن کر آ رہا ہے اس میں مربی اور واقف زندگی بیٹھے ہوتے ہیں۔ اس میں ایک تو بیٹھنے کا انداز بڑا غلط ہوتا ہے۔ کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں اور ٹانگیں کھول کر بیٹھے ہوئے ہیں ساتھ ملتے چلے جا رہے ہیں کوئی وقار نہیں ہے۔ سر پہ ٹوپی نہیں ہے اس قسم کے پروگرام جو ربوہ سے بن کے آئیں ان کو تو کسی صورت میں بھی برداشت نہیں کیا جا سکتا اس لئے آئندہ سے ایم۔ ٹی۔ اے پاکستان کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ **پروگرام بیشک اپنی نوعیت کے لحاظ سے اچھا ہو لیکن اگر اس کو کنڈکٹ کرنے والا اس کو present کرنے والا اچھا نہیں ہے تو وہ پروگرام کبھی نہیں لگایا جائے گا** اس لئے میں نے آئندہ سے وہ پروگرام روک بھی دیئے ہیں۔ خاص طور پر **مربیان کو تو بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ان کا ایک اپنا وقار ہے اور ان کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ ہم نے اس وقار کو قائم کرنا ہے۔**

س: مذہب سے کس طرح فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے؟

ج: اگر کوئی مذہب سے فائدہ اٹھانا چاہے تو اس کا طریق یہی ہے کہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے آگے کلی طور پر ڈال دے لیکن اگر قوم کی قوم اس طرح کرے تو اس پر خاص فضل ہوں گے اور وہ ہر میدان میں فتح حاصل کرے گی۔ ہماری جماعت کیلئے بھی یہی قدم اٹھانا ضروری ہے مگر بہت سے لوگ صرف کہہ دینا کافی سمجھتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ سے ایسی محبت کرنی چاہیئے کہ ایک طبعی شئے بن جائے۔ صرف جھوٹا دعویٰ نہ ہو کیونکہ جھوٹ اور خدا تعالیٰ کی محبت ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتی۔ جھوٹ ایک ظلمت ہے اور خدا تعالیٰ کی محبت ایک نور۔ پس نور اور ظلمت کیسے جمع ہو سکتے ہیں۔ پس ہمیں اپنے جائزے لیتے رہنا چاہیئے اور اکثر میں توجہ دلاتا بھی رہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آ کر ہمیں دوسروں سے مختلف نظر آنا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ کی ذات پر ایمان اور یقین، عبادات میں اعلیٰ معیار، اعلیٰ اخلاق اور قانون کی پابندی میں ہر ایک احمدی کو دوسروں سے ممتاز ہونے کی ضرورت ہے تبھی ہم حضرت مسیح موعود کی بیعت سے صحیح فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

س: ایک افسر کا یہ کہنا کہ ''قادیان کے لوگ آپ کے شہری ہیں ان سے نرمی کا سلوک کریں'' حضرت مسیح موعود نے اس کا کیا جواب دیا ہے؟

ج: فرمایا! ایک دفعہ حکومت کے ایک افسر قادیان آئے اور کہا کہ یہ لوگ آپ کے شہری ہیں۔ آپ ان کے ساتھ نرمی کا سلوک کریں۔ تو حضرت صاحب نے فرمایا کہ ان سے پوچھو کہ آیا کوئی ایک موقع بھی ایسا آیا ہے جس میں اس نے اپنی طرف سے نیش زنی نہ کی ہو۔ جتنا نقصان پہنچانے کی کوشش کی جا سکتی ہے نہ کی ہو اور پھر اس سے ہی پوچھو کہ کیا ایک موقع بھی ایسا آیا کہ جس میں میں احسان کر سکتا تھا اور پھر میں نے اس کے ساتھ احسان نہ کیا ہو۔ بس وہ آگے سر ڈال کر ہی بیٹھا رہا بولا نہیں کچھ۔ یہ ایک عظیم الشان نمونہ تھا آپ کے اخلاق کا۔

س: حضرت مسیح موعود نے ابتلاء آنے کی حکمت کیا بیان فرمائی؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں!'' دیکھو اللہ تعالیٰ قادر تھا کہ اپنے بندوں کو کسی قسم کا ایذاء نہ پہنچنے دیتا اور ہر طرح سے عیش و آرام میں ان کی زندگی بسر کرواتا۔ مگر اس نے ایسا نہیں کیا۔ اس میں بڑے اسرار اور راز نہاں ہوتے ہیں۔ دیکھو والدین کو اپنی لڑکی کیسی پیاری ہوتی ہے بلکہ اکثر لڑکوں کی نسبت زیادہ پیاری ہوتی ہے مگر ایک وقت آتا ہے کہ والدین اس کو اپنے سے الگ کر دیتے ہیں وہ وقت ایسا ہوتا ہے کہ اس وقت کو دیکھنا بڑے جگر والوں کا کام ہوتا ہے۔ دونوں طرف کی حالت ہی بڑی قابل رحم ہوتی ہے...... اس جدائی کو بھی نادان بے رحمی کہہ دے تو بجا ہے مگر اس کی لڑکی میں بعض ایسے قویٰ ہوتے ہیں جس کا اظہار اس علیحدگی اور سسرال میں جا کر شوہر سے معاشرت ہی کا نتیجہ ہوتا ہے جو طرفین کے لیے موجب برکت اور رحمت ہوتا ہے۔ یہی حال اہل اللہ کا ہے۔ ان لوگوں میں بعض خلق ایسے پوشیدہ ہوتے ہیں کہ جب تک ان پر

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

جماعت احمدیہ میں ایک فقرہ ہر مرد عورت چھوٹا بڑا جانتا ہے اور وہ ہے کہ ’’میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔‘‘ یہ فقرہ ایک احمدی کا عہد ہے جس پر اس کی بیعت کا انحصار ہے۔ خلافت سے اور نظام سے جڑے رہنے کا انحصار ہے۔ اگر یہ نہیں تو پھر بیعت کا دعویٰ غلط ہو جاتا ہے۔ نظام سے جڑے رہنے کا، خلافت سے وابستگی کا دعویٰ غلط ہو جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ اگر کوئی بیعت میں ہے تو اقرار کرتا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کروں گا مگر عمل سے وہ اس کی سچائی اور وفائے عہد ظاہر نہیں کرتا تو خدا کو اس کی کیا پرواہ ہے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو اس بات کو ہر وقت اپنے سامنے رکھنے کی ضرورت ہے

ہمارے ذمہ بہت بڑے کام لگائے گئے ہیں اور جان مال وقت اور عزت قربان کرنے کے لئے ہم عہد بھی کرتے ہیں۔ اس کے لئے ہمیں ہمیشہ سنجیدگی سے غور کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے کہ کس طریق سے ہم اپنے عہد کو پورا کرتے ہوئے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے لئے اپنی صلاحیتیں اور استعدادیں بروئے کار لائیں

ایک احمدی ماں باپ کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ اپنے بچوں کی اس طرح تربیت کریں کہ وہ دین کے کام آ سکیں۔ ان بچوں کی ایسی تربیت کرو کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا اِدراک انہیں بچپن سے حاصل ہو جائے

یہاں میں ہر سطح کے عہدیداروں کو بھی یہ کہنا چاہتا ہوں کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو نبھانے کی ذمہ داری دوسروں سے بڑھ کر ان کو اپنی سمجھنی چاہئے۔ ایک مقصد کے حصول کے لئے ان کی ذمہ داری لگائی گئی ہے جس کے لئے انہیں اپنی قربانی کے معیار کو اونچا کرنے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح ہر سطح کا عہدیدار چھوٹی سے چھوٹی سطح سے لے کر، محلے سے لے کر مرکزی سطح تک اپنی حیثیت کا صحیح اندازہ کر کے اپنے عہد کو پورا کرنے کی کوشش کر سکتا ہے اور کرنی چاہئے

مکرم لطیف عالم بٹ صاحب ابن مکرم خورشید عالم بٹ صاحب آف کامرہ ضلع اٹک کی شہادت۔ مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 17۔ اکتوبر 2014ء بمطابق 17۔ اخاء 1393 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

جماعت احمدیہ میں ایک فقرہ ہر مرد عورت، چھوٹا بڑا جانتا ہے اور وہ ہے کہ ’’میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا‘‘۔ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 70۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اس لئے کہ حضرت مسیح موعود نے بھی ہمیں اس طرف بہت توجہ دلائی ہے۔ خلفاء کی تقریروں میں عموماً اور ہمارے مقررین کی بھی اکثر تقریروں تحریروں میں، اس فقرے کا استعمال ہوتا ہے۔ شرائط بیعت کا بھی خلاصہ یہی ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھا جائے گا۔ اسی طرح تمام ذیلی تنظیموں کے جو عہد ہیں ان کا خلاصہ بھی یہی ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ اسی طرح بیعت کے الفاظ میں بھی ہم ان الفاظ کو دہراتے ہیں۔ غرض کہ یہ فقرہ ایک احمدی کا عہد ہے جس پر اس کی بیعت کا انحصار ہے۔ خلافت سے اور نظام سے جڑے رہنے کا انحصار ہے۔ اگر یہ نہیں تو پھر بیعت کا دعویٰ غلط ہو جاتا ہے۔ نظام سے جڑے رہنے کا، خلافت سے وابستگی کا دعویٰ غلط ہو جاتا ہے اور بیعت کا اعلان اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی باتیں صرف منہ کی باتیں رہ جاتی ہیں۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ ’’اگر کوئی بیعت میں تو اقرار کرتا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کروں گا مگر عمل سے وہ اس کی سچائی اور وفاءِ عہد ظاہر نہیں کرتا تو خدا کو اس کی کیا پرواہ ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 71 حاشیہ۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ہم میں سے ہر ایک کو اس بات کو ہر وقت اپنے سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ اس فقرے سے واضح ہے کہ دین کے معاملے میں کوئی دنیاوی چیز روک نہیں بننی چاہئے۔ اور دین کیا ہے؟ دین اللہ تعالیٰ کے احکامات کے تابع ہو کر اپنی زندگیاں گزارنا ہے۔ اپنے ہر قول و فعل سے خدا تعالیٰ کو راضی کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم میں سے بڑی تعداد یہ کوشش کرتی ہے کہ دین کے راستے میں جو چیز روک بن رہی ہو اُسے دُور کرے۔ لیکن یہ بھی صحیح ہے کہ ہر ایک کی کوشش ایک جیسی نہیں ہو سکتی کیونکہ ہر انسان کی علمی صلاحیت بھی مختلف ہوتی ہے اور دوسری استعدادیں اور صلاحیتیں بھی مختلف ہوتی ہیں۔ ہاں اللہ تعالیٰ کیونکہ ہماری نیتوں کو بھی جانتا ہے اس لئے ہر ایک کی صلاحیت کے مطابق اس سے معاملہ کرتا ہے۔ پس اس عہد کو پورا کرنے کے لئے بنیادی چیز نیک نیتی ہے۔ اس میں کسی قسم کے عذر اور بہانے نہیں ہونے چاہئیں۔ دنیاوی معاملات میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ ہر انسان کا دائرہ مختلف ہوتا ہے۔ کسی کی کوشش محدود دائرے میں ہوتی ہے کیونکہ اس کا علم اور صلاحیت اس چیز کو حاصل کرنے کے لئے محدود ہے یا بعض دفعہ یہ بھی ہوتا ہے کہ دوسری ترجیحات اس کے کام میں روک بن رہی ہوتی ہیں جو اسے محدود کر دیتی ہیں اور کسی کی کوشش بہت زیادہ ہوتی ہے اور صحیح رنگ میں ہوتی ہے۔ جس مقصد کو حاصل کرنا ہو صرف اسی پر نظر ہوتی ہے اور پھر وہ اسے مکمل حاصل ہو بھی جاتا ہے۔

حضرت مصلح موعود نے بھی اس مضمون کو بیان فرمایا ہے۔ اس سے استفادہ کرتے ہوئے اور اس کی روشنی میں میں کچھ بیان کروں گا۔ خاص طور پر واقعات ہیں۔ محدود دائرے کی کوشش اور مقصود کے مطابق کوشش کی ایک عام سی مثال آپ نے اس طرح دی ہے کہ بعض لوگ خواہ کتنا ضروری کام کیوں نہ ہو چلتے وقت اس بات کا خیال رکھتے ہیں، اپنے لباس کے بارے میں بڑے کانشس (Conscious) ہوتے ہیں کہ ان کے لباس ٹھیک ہوں پتلون کی کریز خراب نہ ہو جائے۔ کوٹ میں کہیں بدصورت قسم کی سلوٹ یا شکن نہ پڑ جائے۔ انہوں نے کہیں جلدی بھی پہنچنا ہو تو تھوڑی تھوڑی دیر بعد اپنے لباس کا جائزہ لیتے ہیں اور اس وجہ سے بعض دفعہ جلدی پہنچنے کی کوشش محدود ہو جاتی ہے۔ یہ اُس زمانے کی بات نہیں ہے۔ آج بھی ایسی مثالیں نظر آ جاتی ہیں اور خاص طور پر ہمارے ایشین معاشرے میں

مردوں اور عورتوں کی یہ حالت ہے کہ بعض دفعہ اپنے لباس کے بارے میں بہت زیادہ کانشس ہوجاتے ہیں۔ لیکن اس کے مقابلے پر کچھ ایسے بھی ہیں جو بیشک فیشن بڑے شوق سے کرتے ہیں، بڑے شوقین ہوتے ہیں لیکن جب ان کے سامنے کوئی مقصد ہو تو وہ اپنے رکھ رکھاؤ اور فیشن کو قربان کر دیتے ہیں۔ اگر مقصد کے حصول کے لئے اپنے لباس کے رَکھ رکھاؤ کے باوجود انہیں دوڑنا پڑے تو وہ دوڑ بھی لیں گے۔ کسی جگہ بیٹھنا پڑے تو بیٹھ بھی جائیں گے۔ حتیٰ کہ گرد و غبار میں بھی اگر ضرورت ہو تو بغیر کسی تکلف کے اس میں چل پڑیں گے۔ کیوں؟ اس لئے کہ اصل چیز ان کا مقصود اور مدعا ہوتا ہے کہ ہم نے یہ چیز حاصل کرنی ہے، یہ مقصد حاصل کرنا ہے۔ اس لئے وہ کسی چیز کی پرواہ نہیں کرتے۔ اعلیٰ سوٹ یا سفید لباس ان کے مقصد کے حصول میں روک نہیں بنتا۔

اس پر مزید روشنی ڈالنے کے لئے کہ لوگ مقصد کے حصول کے لئے کس طرح ظاہری چیز کو قربان کر دیتے ہیں۔ ایک مثال حضرت مصلح موعود نے یہ بھی دی ہے۔ یہ تاریخ انگلستان کے ایک واقعہ کی مثال ہے۔ تاریخ میں واقعہ آتا ہے کہ ملکہ الزبتھ اوّل، (یہ ملکہ نہیں)، 1558ء میں غالباً اس کو تاج ملا تھا۔ تقریباً 45 سال تک ملکہ رہی ہے۔ ایک بہت مشہور ملکہ تھی۔ بلکہ انگلستان کی عظمت اور طاقت کی بنیاد بھی اسی زمانے میں ہوئی ہے۔ اس ملکہ کے متعلق مشہور تھا کہ وہ اپنے درباریوں میں خوش پوشاک اچھے لباس پہننے والے اور خوش وضع لوگوں کو دیکھنا پسند کرتی تھی۔ اور جس کا لباس اعلیٰ اور قیمتی نہ ہو وہ دربار میں نہیں آ سکتا تھا۔ اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس کے ارد گرد خوش وضع اور خوش لباس نوجوانوں کا جمگھٹا لگا رہتا تھا۔ ایک دفعہ وہ اپنے قریبیوں کے ساتھ پیدل کہیں جا رہی تھی۔ راستے میں جاتے ہوئے ایک جگہ کچھ کیچڑ آ گیا۔ اب تو یہاں بڑی پکّی سڑکیں ہیں۔ ایک زمانے میں یہاں کافی کچی گلیاں بھی ہوا کرتی تھیں۔ بہرحال جہاں بھی وہ جا رہی تھی کیچڑ آیا۔ اس وقت اس کے ساتھ انگلستان کی بحریہ کا کمانڈر اِن چیف تھا، سربراہ تھا جو ملکہ کا بڑا قریبی اور وفادار تھا اور بڑا خوش پوشاک اچھا لباس پہننے والا نوجوان تھا۔ جب راستے میں وہ کیچڑ آیا تو اس نے اپنا ایک بڑا قیمتی کوٹ پہنا ہوا تھا بلکہ وہ کوٹ تھا جو دربار کے لئے خاص ہوتا ہے۔ خاص موقعوں پر پہنا جاتا ہے۔ اس نے کیچڑ دیکھ کر فوراً اپنا کوٹ اتارا اور اس کیچڑ کی جگہ جو بالکل تھوڑی سی جگہ تھی اس پر ڈال دیا۔ ملکہ کو یہ دیکھ کر بڑا عجیب لگا کہ اتنا قیمتی کوٹ ہے اور اس نے یہ کیچڑ پر ڈال دیا ہے۔ اس نے بڑے حیران ہو کر اس سے پوچھا۔ ان کا نام ریلے (Raleigh) تھا۔ ریلے یہ کیا ہے؟ سر والٹر ریلے (Sir Walter Raleigh) اس کمانڈر کا نام تھا۔ تو اس افسر نے فوراً جواب دیا کہ ریلے کا کوٹ خراب ہونا اس سے بہتر ہے کہ ملکہ کا پیر یا جوتی خراب ہو۔ ملکہ کو یہ بات بڑی پسند آئی۔ اس کے بعد پھر اس افسر پر اور نوازشات بڑھتی چلی گئیں۔ وہ عروج پر پہنچایا گیا۔ گو بعد میں جیمز اول کے زمانے میں اس افسر پر غداری کا الزام بھی لگا اور پھر اس کو سزائے موت بھی دی گئی۔ لیکن بہرحال باوجود اس کے کہ اس نے اس بادشاہ کے زمانے میں بھی ملک کے لئے بڑا کام کیا تھا۔ جنوبی امریکہ میں مہمات کی تھیں۔ اسے سزا ہوئی۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 12 صفحہ 79-78 خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 29 مارچ 1929)

تو اس مثال سے یہ سبق ملتا ہے کہ ریلے (Raleigh) جو افسر تھا، باوجود خوش پوشاک اور وضع دار ہونے کے جب ملکہ کا معاملہ آیا تو اس نے اپنا فیشن اور رواداری اس پر قربان کر دی۔ پس اگر ایک دنیا دار ملکہ کی خوشنودی کے لئے فیشن چھوڑ سکتا ہے اپنا بہترین کوٹ قربان کر سکتا ہے جو اس کے لئے بڑی قیمتی چیز تھی۔ وضع قطع چھوڑ سکتا ہے تو پھر یہ سوچنا چاہئے کہ دین کی ترقی کے لئے، (دین) کی اشاعت کے لئے، مذہب کی مضبوطی کے لئے اور اس کے قیام کے لئے اور اپنے پیدا کرنے والے خدا کی رضا کے حصول کے لئے کیا کچھ نہیں کیا جانا چاہئے۔

پس کیا ہمیں یہ مقصد اتنا بھی پیارا نہیں ہونا چاہئے جتنا ریلے (Raleigh) کو ملکہ کی خوشنودی پیاری تھی۔ دنیاوی بادشاہ کو خوش کرنے کے بعد خدمات کے باوجود جیسا کہ مَیں نے بتایا اس کا انجام دردناک ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ کو خوش کر کے، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر کے تو انسان اس دنیا میں بھی انعامات کا وارث بنتا ہے اور انجام بھی بہترین ہوتا ہے۔

ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ مقاصد کا اعلیٰ اور عمدہ ہونا کافی نہیں ہے جب تک قربانی اور فدائیت بھی اس کے مطابق نہ ہو۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا اس وقت ملے گی جب دنیا ہمارے دین پر حاوی نہیں ہوگی بلکہ دین دنیا پر حاوی ہوگا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے دنیا کمانے سے منع نہیں کیا۔ دنیا کی کوئی چیز جسے خدا تعالیٰ نے حرام نہیں کیا، ناجائز نہیں ہے۔ اعلیٰ لباس پہننا، عمدہ قسم کے کھانے کھانا، عمدہ مکانوں میں رہنا اور ان کی سجاوٹ کرنا ان میں سے کوئی چیز بھی ناجائز نہیں ہے۔ سب جائز ہیں۔ لیکن ان چیزوں کا (دین) کی ترقی میں روک ہو جانا ناجائز ہے۔ لوگ شادیاں کرتے ہیں شریعت یہ نہیں کہتی کہ تم بدصورت عورت تلاش کر کے شادی کرو۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صرف دنیا دیکھنے کی بجائے عورت کی دینی حالت بھی دیکھ لیا کرو۔

(صحیح البخاری کتاب النکاح باب الاکفاء فی الدین حدیث نمبر 5090)

شریعت یہ کہتی ہے کہ عورت تمہاری عبادت کے راستے میں روک نہ ہو۔ عورتیں تمہیں نمازوں سے غافل نہ کریں۔ اگر ہمارے لڑکے اور لڑکیاں اس بات کا خیال رکھیں بلکہ ان کے ماں باپ بھی تو دین مقدم کرنے سے گھروں کے مسائل بھی حل ہو جائیں گے اور وہ مقصد بھی حاصل ہو جائے گا جو ایک مومن کا مقصد ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہو۔

اسی طرح لباس ہے۔ یہ ہرگز منع نہیں کہ عمدہ لباس نہ پہنو لیکن اس سے ضرور روکا گیا ہے کہ ہر وقت اتنے فیشن میں ڈوبے نہ رہو کہ دینی کام سے غافل ہو جاؤ۔ ہر جگہ تمہیں یہ احساس رہے کہ فلاں جگہ میں جاؤں گا تو میرا لباس گندہ ہو جائے گا۔ گویا کسی وقت بھی دینی کام سے انسان غافل نہ ہو۔ اسی طرح نمازوں کی طرف توجہ کے بجائے اچھا لباس پہنا ہوا ہے، استری کیا ہوا لباس پہنا ہوا ہے، تو صرف اپنے کپڑوں کی شکنوں کی طرف نظر نہ رہے۔

پس (دین) یہ کہتا ہے کہ کبھی بھی تم دینی کام سے غافل نہ ہو تبھی دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا حق ادا کر سکتے ہو۔ اسی طرح اعلیٰ کھانے ہیں ان سے دین نہیں روکتا لیکن ان کا دین کے راستے میں حائل ہو جانا ناجائز ہے۔ پس ہمیں ہمیشہ اپنے کاموں میں ان باتوں کو سامنے رکھنا چاہئے کہ جو چیزیں دین کے معاملے میں روک ہوں انہیں دُور کیا جائے۔

اس بارے میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ''دیکھو دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ جو (دین) قبول کر کے دنیا کے کاروبار اور تجارتوں میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ شیطان ان کے سر پر سوار ہو جاتا ہے۔'' بالکل دنیا میں پڑ جاتے ہیں۔ فرمایا: ''میرا یہ مطلب نہیں کہ تجارت کرنی منع ہے۔ نہیں۔ صحابہ تجارتیں بھی کرتے تھے مگر وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھتے تھے۔ انہوں نے اسلام قبول کیا تو اسلام کے متعلق سچا علم جو یقین سے ان کے دلوں کو لبریز کر دے انہوں نے حاصل کیا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ کسی میدان میں شیطان کے حملے سے نہیں ڈگمگائے۔ کوئی امر ان کو سچائی کے اظہار سے نہیں روک سکا''۔ فرمایا کہ ''جو بالکل دنیا ہی کے بندے اور غلام ہو جاتے ہیں۔ گویا دنیا کے پرستار ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں پر شیطان اپنا غلبہ اور قابو پا لیتا ہے۔ دوسرے وہ لوگ ہوتے ہیں جو دین کی ترقی کی فکر میں ہو جاتے ہیں۔ یہ وہ گروہ ہوتا ہے جو حزبُ اللہ کہلاتا ہے اور جو شیطان اور اس کے لشکر پر فتح پاتا ہے۔''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 194-193۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اور جیسا کہ شروع میں بھی حضرت مسیح موعود کا ایک اقتباس میں نے پیش کیا تھا کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے سے بیعت کا مقصد پورا ہوتا ہے اور اس کا فہم حاصل کرنے کے لئے دنیاوی کاموں کے ساتھ دینی علم کا حاصل کرنا اور پھر اس کو اپنے پر لاگو کرنا بھی ضروری ہے۔ دینی علم حاصل کئے بغیر پتا ہی نہیں چل سکتا کہ دین ہے کیا، جسے میں نے دنیا پر مقدم کرنا ہے۔

اب نماز اسلام کا ایک بنیادی رکن ہے لیکن بہت سے (-) ہیں بلکہ شاید اسی فیصد سے بھی زائد ایسے ہوں جو نمازیں نہیں پڑھتے اور اگر کبھی ایک آدھ پڑھ بھی لیں تو اس طرح بڑی تیزی میں اور جلدی جلدی جیسے زبردستی کوئی مکروہ کام کر رہے ہیں۔ اس لئے حضرت مصلح موعود نے لکھا ہے کہ بڑے بڑے آدمی ایسے بھی ہیں جو نمازوں میں سست ہیں بلکہ نواب اور رؤسا کے لئے تو لکھتے ہیں کہ

باجماعت نماز ایسی ہے جیسے ایک عام مسلمان کے لئے سؤر کھانا۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 12 صفحہ 80 خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 29 مارچ 1929ء)

یعنی بڑی کراہت سے پڑھتے ہیں اور یہ صرف اُس زمانے کی بات نہیں۔ آج بھی یہ حالت ہے جیسا کہ مَیں نے کہا امراء کی اکثریت بلکہ جن کے پاس تھوڑی سی بھی کشائش آ جائے، ان کو کشائش ہو جائے تو وہ بھی نمازوں سے غافل ہو جاتے ہیں اور اگر نمازیں پڑھ بھی لیں تو جو حالت نماز پڑھنے والے کی ہونی چاہئے اس سے وہ غافل ہیں۔ نمازیں پڑھنے والے تو انسانی اقدار کے محافظ ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ نمازیں پاک تبدیلیاں تمہارے اندر پیدا کرتی ہیں...... عام (-) کی یہ تکلیف دہ صورتحال ہمیں، ہم جو احمدی ہیں، پہلے سے بڑھ کر اس طرف توجہ دلانے والی ہونی چاہئے کہ ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا جو عہد یا مضمون ہے کس طرح سمجھا ہے یا ہمیں سمجھنا چاہئے۔

ہم نے اللہ تعالیٰ کا حق قائم کرنے کے ساتھ انسانیت کے حقوق بھی ادا کرنے ہیں اور دین (حق) کی اشاعت اور قیام کے لئے کوشش بھی کرنی ہے پھر جتنا چاہے ہم دنیاوی نعمتوں سے فائدہ اٹھائیں ہمارے لئے جائز ہے۔ (حق) کا خوبصورت پیغام دنیا کو پہنچانے کی ذمہ داری ہمارے سپرد کی گئی ہے۔ اسے ہم نے ادا کرنا ہے۔ قرآن کریم کی مختلف زبانوں میں اشاعت ہمارے ذمہ کی گئی ہے تو اس کا حق ہم نے ادا کرنا ہے۔ (بیوت) کی تعمیر ہم نے ہر جگہ کرنی ہے تا کہ ہم حقیقی عبادت گزار بنانے والے بن سکیں تو اس کا حق ادا کرنے کے لئے دنیا کے ہر ملک میں ہم نے منصوبہ بندی کرنی ہے۔ انسانیت کی قدروں کو ہم نے اعلیٰ ترین نمونوں پر قائم کرنا ہے۔ اگر یہ سب کچھ ہم دنیا کمانے کے ساتھ کر رہے ہیں تو دنیا کمانا بھی ہمارا دین ہے۔ اگر یہ نہیں تو ہمارے جائز کام بھی اللہ تعالیٰ کی نظر میں ناجائز ہیں۔

اگر نیا آئی فون آ گیا ہے یا کسی کے پاس کوئی پیسے آئے تو کار خریدنی ہے یا اور سوٹ خریدنا ہے اور ان چیزوں کی خاطر ہم اپنے چندوں کو پیچھے ڈال رہے ہیں تو یہ جائز چیزیں ہونے کے باوجود ہمارے لئے ناجائز بن جاتی ہیں۔ اگر ایک جگہ پر (بیت) کی تعمیر کے لئے کوشش ہو رہی ہے وہاں ہم اپنی دوسری ترجیحات کو فوقیت دے رہے ہیں تو باوجود اس کے کہ وہ ہمارے لئے یا ایک عام آدمی کے لئے یا عام حالات میں جائز چیزیں ہیں لیکن ایسے وقت میں پھر نا جائز ہو جاتی ہیں۔ جنگ اُحد میں جب یہ مشہور ہو گیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے ہیں تو اس وقت ایک صحابی جو کئی دن سے فاقے سے تھے۔ جنگ لڑ کے ہٹے تھے۔ اس وقت فتح کی حالت پیدا ہو چکی تھی۔ ان کے پاس کچھ سوکھی کھجوریں تھیں۔ وہ سوکھی کھجوریں کھا رہے تھے۔ یہ اس وقت ان کا کھانا تھا جب یہ بات انہوں نے سنی۔ یہ اطلاع ان کو پہنچی تو فوراً انہوں نے کھجوریں پھینک دیں اور فوراً جنگ میں کود پڑے اور جا کر شہید ہو گئے۔ اس وقت انہوں نے اپنے پیٹ کی اور بھوک کی فکر نہیں کی بلکہ ان کھجوروں کا کھانا بھی گناہ سمجھا کیونکہ اس وقت دین یہ تقاضا کر رہا تھا کہ کھجوریں کھانا گناہ ہے۔ پس جو کام دین کے راستے میں روک ہے وہ خواہ کتنا ہی اعلیٰ اور عمدہ کیوں نہ ہو، ناجائز ہے اور جو دین کے راستے میں روک نہیں وہ خواہ کتنا ہی آرام و آسائش والا ہو تو وہ برا نہیں، وہ جائز بن جاتا ہے۔ پس ہمیں وہ روح پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جو ہمارے دلوں کی کیفیت کو اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا بنائے۔

اللہ تعالیٰ تو دلوں کے حال جانتا ہے اور دلوں کے حال جاننے کے بارے میں یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار مسجد میں بیٹھے تھے۔ لوگ بھی آپ کے ساتھ تھے۔ اسی اثناء میں تین آدمی سامنے آئے۔ دو آدمی تو سیدھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آ گئے اور ایک ان میں سے چلا گیا۔ وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کھڑے ہو گئے۔ ان میں سے ایک جو تھا اس نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب حلقے میں خالی جگہ پڑی ہے وہ جلدی سے بڑھ کے آگے آیا اور آپ کے قریب آ کے بیٹھ گیا۔ دوسرا جو تھا وہ لوگوں کے پیچھے بیٹھ گیا۔ جہاں کھڑا تھا وہیں اس کو تھوڑی سی جگہ ملی تو بیٹھ گیا۔ تیسرا جو تھا وہ سمجھا کہ جگہ نہیں ہے وہ پیٹھ پھیر کر چلا گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خطاب سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ان تین آدمیوں کی حالت نہ بتاؤں۔ ان میں سے ایک نے تو اللہ کے پاس جائے پناہ لی اور اللہ نے اسے پناہ دی جو میرے قریب ہو کے بیٹھ گیا تھا اور وہ جو دوسرا تھا اس نے شرم کی اور اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے شرم کی یعنی اس کا وہاں اس مجلس میں بیٹھنا اس کے گناہوں کی دوری کا باعث بنا۔ اس نے حیا کی اللہ تعالیٰ نے بھی اس کے گناہوں کو معاف کیا اور حیا کی۔ اور جو تیسرا تھا اس نے منہ پھیر لیا اور اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے منہ پھیر لیا۔

(بخاری۔ کتاب العلم بَابُ مَنْ قَعَدَ حَیْثُ یَنْتَھِی بِهِ الْمَجْلِسُ حدیث نمبر 66)

اب بظاہر تو یہ تین آدمیوں کا آنا، بیٹھنا اور ان میں سے ایک کا چلے جانا معمولی بات ہے کیونکہ اس تیسرے شخص کے خیال میں تھا کہ یہ آواز مجھ تک نہیں پہنچ رہی اس لئے بیٹھنے کا فائدہ نہیں ہے۔ لیکن چونکہ یہ افعال، ان تینوں کے جو یہ کام تھے، یہ جو فعل تھا اس کا معاملہ دل سے تھا، دل سے پیدا ہوئے تھے، دل کی کیفیت کا اظہار تھا اور اللہ تعالیٰ کی نظر بھی دل پر ہوتی ہے اور اس کے انعامات دل کی حالت کے مطابق ہوتے ہیں۔ اس لئے دل کی حالت جزا اور نتیجے کے لحاظ سے بڑی اہم ہے۔ یہ چیز یاد رکھنے والی ہے۔ پس یہاں بھی اسی طرح اللہ تعالیٰ نے معاملہ کیا۔ اللہ تعالیٰ تو دلوں کے حال جانتا ہے اس نے ان کی دل کی حالت سے دیکھ لیا کہ کون دل کے معاملے میں کس حد تک آگے بڑھا ہے اور کس نے سستی دکھائی ہے۔ پہلے دو کو ان کے درجے کے مطابق انعام ملا اور تیسرا محروم رہا بلکہ ناراضگی کا مورد بنا۔

پس مومن کو چاہئے کہ دیکھ لے کہ اس کے سامنے جو مقصد ہے اس کے لئے اس نے کس حد تک قربانی کی ہے۔ اگر وہ اس حد تک قربانی کر دے جس کی ضرورت ہے تو پھر وہ اللہ تعالیٰ کی نصرت کا اور اس جزا کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ قربانی ہمیشہ یا تو طاقت کے مطابق ہوتی ہے یا ضرورت کے مطابق۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر دفعہ طاقت کے مطابق قربانی دی جائے۔ بعض دفعہ شریعت صرف اتنی قربانی کا تقاضا کرتی ہے جتنی ضرورت ہے۔ مثلاً اگر کوئی مسافر آیا ہے۔ چند آدمی کھڑے ہیں اور وہ سو پاؤنڈ کا مطالبہ کر رہا ہے۔ ضرورت جائز ہے تو ان میں سے بعض لوگوں نے یا جو بھی کھڑے تھے انہوں نے اپنی جیب کے لحاظ سے ضرورت پوری کر دی لیکن پھر بھی دس پاؤنڈ کی کمی رہ گئی تو اتنے میں کوئی اور شخص آتا ہے جو صاحب حیثیت ہے۔ اگر وہ چاہے تو وہ اکیلا ہی اس کی ضرورت پوری کر سکتا ہے لیکن ضرورت کے مطابق اس وقت صرف دس پاؤنڈ چاہئے تھے تو اس نے وہ دے دیئے تو یہ چیز ایسی ہے جس سے مطالبہ ہی اتنا کیا جا رہا ہے، بیشک اس کی حیثیت زیادہ ہے لیکن ضرورت کے مطابق اس نے وہ پوری کر دی۔ یہ ضرورت کے مطابق قربانی ہے جو نیک نیتی سے اس صاحب حیثیت نے کر دی تو اس کا اسے ثواب ہے۔ اسی طرح کسی تحریک کے لئے اگر چندے کا مثلاً کہا جا رہا ہے تو لوگ سینکڑوں ہزاروں میں دے رہے ہیں لیکن ایک غریب اپنی حیثیت کے مطابق چند روپے یا پاؤنڈ دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ جو دلوں پر نظر رکھتا ہے اس کے اس فعل کو نواز دیتا ہے اور ایسا انسان اپنے مقصد کو پا لیتا ہے۔ اس امیر نے بھی مقصد کو پا لیا کہ ضرورت کے وقت اپنے لحاظ سے معمولی سی رقم دی۔ اس غریب کی مدد کر دی اور غریب نے بھی اپنے مقصد کو پا لیا کہ اپنی حیثیت کے مطابق یا اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے خرچ کر لیا۔

اس لئے ایک حدیث میں بھی آتا ہے کہ ایک موقع پر آپ نے فرمایا کہ ایک درہم والا لاکھ درہم پر اس لئے سبقت لے گیا کہ ایک شخص نے دو درہم میں سے ایک دیا اور ایک شخص کے پاس لاکھوں تھا اس نے اس میں سے صرف لاکھ دیا جو اس کی حیثیت کے مطابق بہت کم تھا۔

(سنن النسائی کتاب الزکاۃ باب جهد المقل حدیث نمبر 2527)

پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اصل مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا ہونی چاہئے اور اس خرچ کے معاملے میں ان دونوں کا مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا ہی تھی۔

پس مومن کا اصل کام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے اپنے دل کی کیفیت کو ڈھالے۔ مقصود اس کا اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہو اور اس میں اس کی فلاح اور کامیابی ہے۔ اللہ تعالیٰ

کی رضا حاصل کرنے کے لئے اپنے دل کی کیفیت کو اس کے مطابق ڈھالتا ہے تو اسی میں اس کی فلاح اور کامیابی ہے اور یہی دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہے۔ ہمارے ذمہ جیسا کہ مَیں نے کہا بہت بڑے کام لگائے گئے ہیں اور جان مال وقت اور عزت قربان کرنے کے لئے ہم عہد بھی کرتے ہیں۔ اس کے لئے ہمیں ہمیشہ سنجیدگی سے غور کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے کہ کس طریق سے ہم اپنے عہد کو پورا کرتے ہوئے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے لئے اپنی صلاحیتیں اور استعدادیں بروئے کار لائیں۔

انصاراللہ کا اجتماع بھی آج سے ہو رہا ہے۔ شوریٰ بھی ہو رہی ہے۔ ان کو بھی اپنی شوریٰ میں غور کرنا چاہئے اور ان دنوں میں اپنے جائزے بھی لینے چاہئیں کہ کس حد تک ہم اپنے معیار دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے لئے بڑھا سکتے ہیں اور بڑھانے چاہئیں بلکہ حاصل کرنے چاہئیں۔ انصاراللہ کی عمر تو ایسی ہے جس میں ان کو نمونہ بننا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ کو ہماری کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ تو اس کا احسان ہے، اس کی عطا ہے کہ ہمیں یہ کہہ کر کہ تم دین کو دنیا پر مقدم رکھو تو میری رضا حاصل کرو گے ہمیں نوازا ہے ورنہ مال کی میں نے مثالیں دی ہیں اس کی خدا تعالیٰ کو ضرورت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا یا کسی کا بھی محتاج نہیں ہے۔ یہ تمام وسائل، ذخائر، سونا چاندی، زمینیں اس نے پیدا کی ہیں۔ اگر وہ چاہتا تو دین کا کام کرنے والوں کو یہ سب کچھ بانٹ دیتا، خود مہیا کر سکتا تھا لیکن ہمیں وہ ہمارے مقاصد سے آگاہ فرما کر پھر اس کے حصول کے لئے قربانی کی طرف توجہ دلاتا ہے تا کہ ہم اس کی رضا حاصل کرنے والے بن سکیں۔ صرف مال ہی نہیں اس نے ہمیں اولاد بھی دی ہے۔ اللہ تعالیٰ اولاد کی تربیت کے اور طریقے بھی ایجاد فرما سکتا تھا لیکن اس نے ماں باپ کو کہا کہ ان بچوں کی تربیت کرو۔ ان پر اپنی حیثیت کے مطابق اعلیٰ مقصد کے حصول کے لئے خرچ کرو تا کہ یہ دین کے کام آ سکیں۔ پس ایک احمدی ماں باپ کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ اپنے بچوں کی اس طرح تربیت کریں کہ وہ دین کے کام آ سکیں اور تبھی دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی بات پوری ہوتی ہے، عہد پورا ہوتا ہے۔ ان بچوں کی ایسی تربیت کرو کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا ادراک انہیں بچپن سے حاصل ہو جائے۔ پس اللہ تعالیٰ یہ چیزیں ہمارے سپرد کر کے ہماری آزمائش بھی کرتا ہے اور ہمیں نوازتا بھی ہے۔

یہاں میں ہر سطح کے عہدیداروں کو بھی یہ کہنا چاہتا ہوں کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو نبھانے کی ذمہ داری دوسروں سے بڑھ کر ان کو اپنی سمجھنی چاہئے۔ ایک مقصد کے حصول کے لئے ان کی ذمہ داری لگائی گئی ہے جس کے لئے انہیں اپنی قربانی کے معیار کو اونچا کرنے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح ہر سطح کا عہدیدار چھوٹی سے چھوٹی سطح سے لے کر، محلّے سے لے کر مرکزی سطح تک اپنی حیثیت کا صحیح اندازہ کر کے اپنے عہد کو پورا کرنے کی کوشش کر سکتا ہے اور کرنی چاہئے۔ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی نظر دلوں پر ہے اور اللہ تعالیٰ تڑپ کے ساتھ کام کرنے والوں کے اخلاص کو برکت بخشتا ہے اور انہیں قرب میں جگہ دیتا ہے اور ایک عہدیدار کو اس مقام کو حاصل کرنے کے لئے اپنی بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہر سطح کے عہدیدار کو بھی اور ہر احمدی کو بھی، مجھے بھی، آپ کو بھی سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کا صحیح ادراک بھی حاصل کریں اور اس پر عمل کرنے والے بھی ہوں۔

آج بھی ایک افسوسناک خبر ہے۔ پاکستان میں ایک شہادت ہوئی ہے۔ مکرم لطیف عالم بٹ صاحب ابن مکرم خورشید عالم بٹ صاحب آف کامرہ ضلع اٹک کو 15۔ اکتوبر کی رات کو تقریباً سات بجے ان کے گھر کے قریب دو نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔ (-) واقعہ یہ ہوا کہ گھر کے قریب ہی ان کی ایک سٹیشنری کی دکان ہے۔ معمول کے مطابق واپس آ رہے تھے اپنے گھر کے قریب گلی میں پہنچے تھے کہ پیچھے سے دو نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے انہیں بٹ صاحب کہہ کے آواز دی۔ جیسے ہی یہ واپس مڑے ہیں تو ایک شخص نے ان پر فائر کر دیا اور فائرنگ کے نتیجے میں چار پانچ گولیاں شہید مرحوم کے سینے میں لگیں۔ فائرنگ کے بعد ان کے بیٹے ذیشان بٹ صاحب کو کسی نے اطلاع دی تو وہ فوری موقع پر پہنچے۔ بہر حال ریسکیو والے بھی پہنچ گئے تھے۔ لطیف بٹ صاحب اس وقت ہوش میں تھے مگر سول ہسپتال اٹک جاتے ہوئے راستے میں جام شہادت نوش فرمایا (-)۔

لطیف عالم بٹ صاحب کے خاندان کا تعلق کامونکی ضلع گوجرانوالہ سے تھا۔ شہید مرحوم کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے والد مکرم خورشید عالم بٹ صاحب کے ذریعہ ہوا جن کو 1934ء میں بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ شہید مرحوم اپریل 1952ء میں گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔ ایف۔ اے تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد ایئر فورس میں بھرتی ہو گئے۔ شہید مرحوم کامرہ ایئر فورس سے کارپورل (Corporal) ٹیکنیشن کے رینک سے 1991ء میں ریٹائر ہوئے۔ اب ان کا بڑا بیٹا عزیزم خرم بٹ بھی ایئر فورس میں ملازمت کر رہا ہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد مرحوم کتابوں کا کاروبار کرتے تھے۔ زیادہ قانونی کتابوں کا تھا اور پاکستان کی مختلف کچہریوں میں وکلاء کو کتب دیا کرتے تھے اور بڑے مشہور تھے۔ غیر احمدی وکلاء بھی ان کے بڑے معترف تھے۔ شہادت کے وقت بطور ناظم اشاعت انصاراللہ کے عہدے پر خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ اس کے علاوہ مرحوم کو ضلعی سطح پر سیکرٹری ضیافت اور خدام الاحمدیہ میں ناظم صحت جسمانی کے طور پر بھی خدمت کی توفیق ملی۔ مرحوم کا گھر لمبے عرصے سے نماز سینٹر ہے۔ اس کے علاوہ جماعت کے دیگر پروگرام جلسے اجلاسات اور میٹنگز بھی ان کے گھر منعقد ہوتی تھیں۔ مرحوم ہمیشہ جماعتی خدمت کے لئے تیار رہتے اور جو کام بھی سپرد کیا جاتا اسے بڑی خوش اسلوبی سے انجام دیا کرتے تھے۔ کبھی انکار نہیں کرتے تھے۔ مرحوم بہت مہمان نواز تھے۔ خلافت سے انتہائی محبت اور عشق کا تعلق، اطاعت کا غیر معمولی جذبہ رکھتے تھے۔ پنجوقتہ نمازوں کے علاوہ نماز جمعہ کا بڑا خیال رکھتے تھے۔ نماز جمعہ سے یہ دو گھنٹے قبل ہی (بیت) میں چلے جایا کرتے تھے۔ مرحوم بہت دلیر اور نڈر انسان تھے۔ 08-2007ء میں بھی ان پر نامعلوم افراد نے حملہ کی کوشش کی تھی۔ حملہ آور نے ان پر فائر کیا مگر گولی پسٹل میں پھنس گئی اور انہوں نے اس وقت ایک حملہ آور کو پکڑ لیا اور کافی مزاحمت ہوئی لیکن بہر حال وہ بعد میں بھاگ گیا۔ مرحوم اعلیٰ اخلاق اور بارعب شخصیت کے مالک تھے۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کا بہت شوق تھا۔ شہادت کے وقت ان کی عمر 62 سال تھی۔ وصیت کا فارم انہوں نے فِل (fill) کر دیا تھا اور وصیت ابھی پراسس (Process) میں تھی لیکن اب کارپرداز کو ان کی وصیت کو منظور کر لینا چاہئے۔ بہر حال ان کی وصیت مَیں منظور کرتا ہوں اس لئے بحیثیت موصی ان کے ساتھ جو بھی کارروائی کرنی ہے کارپرداز کرے۔

مکرم امیر صاحب ضلع نے بتایا کہ شہید مرحوم میں عہدیداران اور نظام کی اطاعت کا غیر معمولی جذبہ تھا اور جماعتی پروگراموں اور اجلاسات میں ہمیشہ شامل ہوتے۔ کبھی کسی پروگرام سے غیر حاضر نہیں ہوئے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی عزیزہ ارم وسیم اہلیہ مکرم سید وسیم احمد صاحب اور چار بیٹے خرم بٹ جو ایئر فورس میں ملازم ہیں۔ ذیشان بٹ یہ بھی تعلیم کے بعد والد کے ساتھ ہی کاروبار کر رہے تھے، عمر بٹ الیکٹریکل انجینئرنگ میں زیر تعلیم ہیں اور ایک علی بٹ صاحب ہیں جو ملازمت کر رہے ہیں۔ یہ سوگوار چھوڑے ہیں۔ وہاں محمود مجیب اصغر صاحب ایک زمانے میں امیر ضلع رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے ایئر فورس سے ریٹائر ہونے کے بعد وہیں مستقل رہائش اختیار کر لی تھی اور اس نیت سے کی تھی کہ وہاں مستقل رہنے والا کوئی نہیں کیونکہ ایئر فورس کے آفیسر یا ایئر فورس میں فیکٹری میں کام کرنے والے لوگ آتے ہیں اور ٹرانسفر ہو کے چلے جاتے ہیں۔ جماعت نہیں تھی۔ اس لئے انہوں نے وہاں اپنا گھر بھی بنایا تھا کہ نماز سینٹر بھی وہاں بنے گا اور جماعت بھی قائم ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس نیت کو پھل لگائے اور اللہ کرے کہ اس شہادت کے بدلے اللہ تعالیٰ ہمیں سینکڑوں ہزاروں احمدی وہاں اس علاقے میں عطا فرمائے اور جماعت قائم ہو۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ ان کے لواحقین کو بھی صبر اور ہمت اور حوصلہ عطا فرمائے۔ پاکستان میں افراد جماعت کو اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے محفوظ رکھے۔ دشمن جو ہے اپنی دشمنی میں اب بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ جلد ہمارے لئے امن اور سکون کے حالات پیدا فرمائے۔

☆......☆......☆......☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم طارق محمود صاحب ناظم مجلس انصاراللہ علاقہ نواب شاہ تحریر کرتے ہیں۔

خدا کے فضل کے ساتھ میرے بیٹے مغیث احمد طارق کی تقریب آمین مورخہ 19 نومبر 2014ء کو گھر پر منعقد کی گئی۔ محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے عزیزم سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ پردہ کی رعایت سے خواتین بھی شریک ہوئیں۔ بچہ مکرم محمد قاسم صاحب بنگالی آف نصرت آباد فارم کا پوتا اور مکرم جان محمد صاحب گوٹھ مولوی عبدالسلام کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو باقاعدہ تلاوت قرآن کریم کرنے، ترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم محمد افضل متین صاحب معلم سلسلہ وقف جدید حویلی مجوکہ ضلع سرگودھا تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے بیٹے دانش احمد عمر 8 سال اور صارب احمد عمر 8 سال ابن مکرم طاہر احمد صاحب حویلی مجوکہ نے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ ان کی تقریب آمین مورخہ 28 نومبر 2014ء کو بعد نماز جمعہ احمدیہ بیت الذکر حویلی مجوکہ میں منعقد ہوئی۔ مکرم محفوظ احمد صاحب صدر جماعت حویلی مجوکہ نے دونوں بچوں سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیک، صالح، خادم دین، باقاعدہ تلاوت قرآن کرنے، ترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے والا بنائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم محمد صغیر طاہر صاحب معلم وقف جدید 93/12L ضلع ساہیوال تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی امۃ الحی اور بیٹے محمد مبارز واقفین نو کی تقریب آمین مورخہ یکم دسمبر 2014ء کو بعد نماز عصر نصرت آباد ربوہ میں منعقد ہوئی۔ بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت بچوں کے نانا مکرم کرم الدین طاہر صاحب سابق معلم وقف جدید کو حاصل ہوئی۔ اس موقع پر بچوں کے چچا مکرم عرفان احمد صاحب نے بچوں سے قرآن کریم سنا اور مکرم کرم الدین طاہر صاحب نے دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ ہم سب کو باقاعدہ تلاوت قرآن کریم کرنے، ترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سالانہ تقریب تقسیم انعامات

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کو اپنی سالانہ تقریب تقسیم انعامات 14-2013ء مورخہ 12 نومبر 2014ء کو بعد نماز مغرب وعشاء ایوان قدوس دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ تقریب کے مہمان خصوصی مکرم طاہر جمیل احمد بٹ صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تھے۔ تلاوت قرآن کریم، وعدہ اطفال اور نظم کے بعد رپورٹ پیش کی گئی۔ جس میں سال بھر میں مختلف شعبہ جات کی کارکردگی پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی۔ رپورٹ کے بعد مکرم مہمان خصوصی نے اعزاز پانے والے منتظمین حلقہ جات میں انعامات تقسیم کئے اور شرکاء تقریب کو نصائح کیں۔ مہتمم مقامی مکرم کامران ثاقب صاحب نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ آخر پر تمام مہمانان اور حاضرین کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

ولادت

محترمہ نصرت خلیل صاحبہ اہلیہ محترم پیر خلیل احمد صاحب B.A.B.Ed (ر) ہیڈ ماسٹر گولیکی ضلع گجرات تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہمارے بیٹے مکرم سید حماد رضا صاحب مربی سلسلہ بورکینا فاسو کو مورخہ 20۔ اکتوبر 2014ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تنزیلہ رضا عطا فرمایا ہے نیز اسے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل کرنے کی منظوری بھی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ محترم پیر سلطان عالم صاحب (جو مورخہ 4/اکتوبر 1947ء کو قادیان میں راہ مولیٰ میں قربان ہوگئے تھے) کی نسل سے اور محترم ہومیو ڈاکٹر ظفراللہ صاحب واقف زندگی انچارج احمدیہ ہومیو ہسپتال بواڈی غانا کی نواسی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس بچی کو خلیفہ وقت اور نظام جماعت کی توقعات پر پورا اترنے والی، نیک، صالحہ، باعمر، نافع الناس اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

مثالی وقار عمل

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ خطبہ جمعہ 23/اپریل 2004ء میں فرماتے ہیں۔

”اگر جلسے نہیں ہوتے تو یہ مطلب نہیں کہ ربوہ صاف نہ ہو۔“ (مشعل راہ جلد 5 حصہ اول صفحہ 170)

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کے زیر اہتمام مورخہ 12 دسمبر 2014ء کو بعد نماز فجر مثالی وقار عمل ہوگا۔ جس میں تمام خدام اپنے گھر کے سامنے، گلیوں اور نالیوں، بیوت الذکر اور اس کے اردگرد کے حصہ اور محلّہ کے داخلی وخارجی راستوں کی صفائی وتزئین کو یقینی بنائیں۔ والدین سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔ (مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ)

تبدیلی پتہ

مکرم مجید احمد قریشی صاحب سرگودھا لکھتے ہیں۔ میری والدہ محترمہ اپنے پرانے گھر واقع بلاک نمبر 18 سرگودھا سے منتقل ہوکر ریونیو آفیسرز کالونی میں رہائش پذیر ہوگئی ہیں۔ نیا ایڈریس یہ ہے۔

محترمہ حفصہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم قریشی محمود الحسن
صاحب مرحوم 14/2۔ ریونیو آفیسرز کالونی
نزد کامرس کالج سرگودھا
فون نمبر: 048-3212864

بقیہ از صفحہ 2 خطبات امام۔ سوال وجواب

تکالیف اور شدائد نہ آویں ان کا اظہار ناممکن ہوتا ہے۔ دیکھو اب ہم لوگ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق بیان کرتے ہیں بڑے فخر اور جرأت سے کام لیتے ہیں یہ بھی تو صرف اسی وجہ سے ہے کہ آنحضرتؐ پر وہ دونوں زمانے آچکے ہوئے ہیں ورنہ ہم یہ فضیلت کس طرح بیان کرتے۔ (یعنی آسائش کا بھی زمانہ آیا اور سختیوں اور تکلیفوں کا بھی) دکھ کے زمانہ کو بری نظر سے نہ دیکھو یہ خدا تعالیٰ سے لذت کو اور اس کے قرب کو اپنی طرف کھینچتا ہے اسی لذت کو حاصل کرنے کے واسطے جو خدا کے مقبولوں کو ملا کرتی ہے دنیوی اور سفلی کل لذات کو طلاق دینی پڑا کرتی ہے۔ خدا کا مقرب بننے کے واسطے ضروری ہے کہ دکھ سہے جاویں اور شکر کیا جاوے اور نئے دن ایک نئی موت اپنے اوپر لینی پڑتی ہے جب انسان دنیوی ہوا وہوس اور نفس کی طرف سے بکلی موت اپنے اوپر وارد کرلیتا ہے تب اسے وہ حیات ملتی ہے جو کبھی فنا نہیں ہوتی۔ پھر اس کے بعد مرنا کبھی نہیں ہوتا۔“ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 151)

س: حضرت مسیح موعود کے مشن کی تکمیل کے سلسلہ میں حضرت مصلح موعود کے جذبات کیا تھے؟

ج: حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مولوی عبدالکریم صاحب سے کوئی زیادہ تعلق مجھے نہیں تھا سوائے اس کے کہ ان کے پرزور خطبوں کا مداح تھا اور ان کی محبت حضرت مسیح موعود کا معتقد تھا مگر جونہی آپ کی وفات کی خبر میں نے سنی میری حالت میں ایک تغیر پیدا ہوا۔ وہ آواز ایک بجلی تھی جو میرے جسم کے اندر سے گزر گئی۔ جس وقت میں نے آپ کی وفات کی خبر سنی مجھ میں برداشت کی طاقت نہ رہی۔ دوڑ کر اپنے کمرے میں گھس گیا اور دروازے بند کر لئے۔ پھر ایک بے جان لاش کی طرح چارپائی پر گر گیا اور میری آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔ ...... اور میری آنکھوں سے آنسوؤں کا دریا بہنے لگتا تھا۔ اس دن میں نہ کھانا کھا سکا نہ میرے آنسو تھمے حتیٰ کہ میری لاابالی طبیعت کو دیکھتے ہوئے میری اس حالت پر حضرت مسیح موعود کو بھی تعجب ہوا اور آپ نے حیرت سے فرمایا۔ محمود کو کیا ہو گیا ہے اس کو تو مولوی صاحب سے کوئی ایسا تعلق نہ تھا۔ یہ تو بیمار ہو جائے گا پھر آپ فرماتے ہیں کہ 1908ء میرے لئے تکلیف دہ ہے وہ میری کیا سب احمدیوں کی زندگی میں ایک نیا دور شروع کرنے کا موجب ہوا۔ اس سال وہ ہستی جو ہمارے بے جان جسموں کے لئے بمنزلہ روح کے تھی اور ہماری بے نور آنکھوں کے لئے بمنزلہ بینائی کے تھی اور ہمارے تاریک دلوں میں بمنزلہ روشنی کے تھی ہم سے جدا ہوگئی۔ یہ جدائی نہ تھی یہ قیامت تھی۔ پاؤں تلے سے زمین نکل گئی اور آسمان اپنی جگہ سے ہل گیا۔ اللہ تعالیٰ گواہ ہے اس وقت نہ روٹی کا خیال تھا نہ کپڑے کا۔ صرف ایک ہی خیال تھا کہ اگر ساری دنیا بھی مسیح موعود کو چھوڑ دے تو میں نہیں چھوڑوں گا اور پھر اس سلسلے کو دنیا میں قائم کروں گا۔ میں نہیں جانتا کہ میں نے کس حد تک اس عہد کو نبھایا مگر میری نیت ہمیشہ یہی رہی کہ اس عہد کے مطابق میرے کام ہوں۔

س: جمعہ کے بعد حضور انور نے کن دو افراد کی نماز جنازہ پڑھائی؟

ج: 1۔ مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عبدالرحیم صاحب مرحوم آف ملتان حال مقیم مانچسٹر UK۔ 11 نومبر کو 77 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔

2۔ مکرم محمود عبداللہ شبوطی صاحب آف یمن مورخہ 9 نومبر 2014ء کو لمبی بیماری کے بعد وفات پا گئے۔ آپ کو آپ کے والد نے 1952ء میں جامعہ احمدیہ ربوہ میں تعلیم کی غرض سے بھجوایا تھا۔ آپ نے مولوی فاضل کا امتحان بھی پاس کیا۔ مکرم غلام احمد صاحب مربی سلسلہ کے بعد 1960ء میں آپ یمن میں مربی تعینات ہوئے۔ یمن میں 24/مئی 1934ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد مکرم عبداللہ محمد عثمان الشبوطی صاحب پہلے یمنی احمدی تھے جنہوں نے مربی سلسلہ مکرم غلام احمد صاحب کے ذریعہ بیعت کی تھی۔ آپ پہلے غیر ملکی تھے جس نے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ آپ جماعت سے کوئی خرچ نہیں لیا کرتے تھے اس کے بعد ساری جماعتی ضروریات اپنی جیب سے پوری کیا کرتے تھے۔ جماعتی بجٹ سے کچھ نہ لیتے سارا چندہ بغیر کسی کٹوتی کے مرکز بھجوا دیتے بلکہ ابتدائی مربیان کو ربوہ میں پلاٹ الاٹ ہوئے تھے تو مرحوم شبوطی صاحب نے ان کو جو پلاٹ الاٹ ہوا وہ بھی جماعت کو دے دیا تھا۔

☆☆☆☆☆

درخواست دعا

مکرم مبشر احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے سُسر مکرم عبدالماجد امجد صاحب سابق امیر جماعت ضلع ڈیرہ غازیخاں مختلف عوارض کے باعث ملتان کے ایک ہسپتال کے I.C.U میں زیر علاج ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خداوند کریم انہیں اپنے فضل سے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا کرے۔

مکرم مصطفی تبسم صاحب کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

میرے خسر محترم علی محمد کشمیری صاحب دارالعلوم جنوبی بشیر ربوہ مختلف عوارض کی وجہ سے شدید علیل ہیں چلنے پھرنے سے قاصر ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

اسی طرح میری بھانجی مکرمہ عاتقہ جبار صاحبہ دارالفضل ربوہ کے دل کا اوپن ہارٹ آپریشن ہوا ہے۔ کمزوری بہت ہے طاہر ہارٹ کے I.C.U میں داخل ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

محترم علی محمد صاحب دارالیمن وسطی سلام ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ فرزانہ صاحبہ جرمنی گلے کی خرابی کی وجہ سے ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ علاج جاری ہے لیکن خاطر خواہ افاقہ نہیں ہو رہا۔ احباب سے شفاء کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

روزنامہ الفضل کے خریداران توجہ فرمائیں

روزنامہ الفضل خریداران کو باقاعدگی سے بھجوایا جارہا ہے۔ قارئین اطلاع دیں کہ کیا آپ کو باقاعدگی سے الفضل مل رہا ہے۔ اگر نہیں مل رہا تو اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں جس پر آپ کو الفضل مل سکے۔ الفضل کی خریداری چٹ پر چندہ کی میعاد درج ہوتی ہے۔ آپ اس چٹ کو ملاحظہ فرماویں اور اپنا چندہ خریداری جلد از جلد ارسال فرماویں۔ بصورت دیگر وی پی بھجوائی جائے گی۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم منور احمد جج صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے کراچی کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت وارا کین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

مکرم رفیع احمد رند صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے شیخوپورہ، ننکانہ صاحب کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت وارا کین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

مکرم خالد محمود صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کے لئے لاہور کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت وارا کین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب 9۔دسمبر

طلوع فجر	5:29
طلوع آفتاب	6:54
زوال آفتاب	12:01
غروب آفتاب	5:07

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

9 دسمبر 2014ء

6:15 am	بربین میں استقبالیہ تقریب
8:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 20 فروری 2009ء
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	گلشن وقف نو
2:05 pm	سوال وجواب
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 5 دسمبر 2014ء (سندھی سروس)

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

All variefy of Gul Ahmed is online Available@
www.sahibjee.com
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ: +92-476212310

قابل علاج امراض
ہیپاٹائٹس۔شوگر۔بلڈ پریشر
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایل۔ایچ)
فون 047-6211510
0344-7801578
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

Study Abroad
Get Admission in Top Level Universities / Colleges / Schools in UK, USA, Canada, Australia, New Zealand, Malaysia, Ireland, Holland & China.
IELTS™
English for International Opportunity
Training & Testing Center
Training By Qualified Teachers
International College of Languages
ICOL
Visit / Settlement Abroad:
→ Jalsa Visa
→ Apeel Cases
→ Visit / Business Visa.
→ Family Settlement Visa.
→ Supper Visa for Canada.
Education Concern (British Council Trained Education Consultant)
EC Education Concern
67-C, Faisal Town, Lahore
042-35162310 / 35177124 / 0302-8411770/0331-4482511
www.educationconcern.com
info@educationconcern.com
Skype ID: counseling.educon

حامد ڈینٹل لیب
حامد احمد (ڈینٹل ٹیکنیشن)
تمام جراثیم سے پاک آلات کے ساتھ نئے اور جدید طریقہ طرز کے ساتھ علاج کروائیں۔
یادگار روڈ بالمقابل دفتر انصاراللہ ربوہ
رابطہ: 0345-9026660,0336-9335854

DASCO Best Quality PARTS
داؤد آٹوز
ڈیلر: سوزوکی، پک اپ وین، آلٹو، F.X، جیپ گلیکسی
خیبر، جاپان، جینئن جاپان چائنہ اینڈ لوکل سپیئر پارٹس
طالب دعا۔ داؤد احمد، محمد عباس احمد
محمود احمد، ناصر الیاس
بادامی باغ لاہور 13-KA آٹو سنٹر
فون شوروم: 042-37700448
042-37725205

الفضل اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
سپیشلسٹ۔ بحریہ ٹاؤن، بحریہ آرچرڈ، بحریہ پنڈی، بحریہ نیشن، بحریہ میڈیکل سٹی میں
جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
ہیڈ آفس
چیف ایگزیکٹو: ناصر احمد
0300-8586760
دکان نمبر 1 ٹاور 3 بحریہ آرچرڈ رائے ونڈ روڈ لاہور
PH:04235330199
Mobile: 0300-8005199
برانچ آفس
الفضل روم کولر اینڈ گیزر
کولر اینڈ گیزر بھاری چادر میں تیار کئے جاتے ہیں۔
265-16-B1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
راحیل احمد 0333-3305334
عدیل احمد PH:042-35124700,0300-2004599

مکان برائے فروخت
چھ مرلے پر محیط، دومنزلہ مکان نصرت جہاں سکول اور مدرسۃ الحفظ کے عین عقب میں واقع مکان نمبر 35 شکور پارک ربوہ
رابطہ: 0332-7052773,0336-7057657

سادہ لیلن، سادہ بریزہ کاٹن، سادہ لان، اٹل، جامہ وار
لیڈیز ومردانہ کی اعلیٰ کوالٹی کا مرکز
لاہور فینسی کلاتھ ہاؤس
انور مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: ملک خلیل احمد 0300-7719022

خدا کے فضل ورحم کے ساتھ
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
سونے کے زیورات کے جدید اور اعلیٰ منفرد ڈیزائن
گولڈ پیلس جیولرز
بلڈنگ ایم ایف سی اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: طارق محمود ظہر
03000660784
047-6215522

FR-10

STUDY IN GERMANY
Bachelor (with Foundation) & Master Degree Programmes Available
FREE DEGREE PROGRAMMES
Science | Engineering | Management
Medicine | Economics | Humanities
Get 18 Months Job Search Visa After Masters Degree & Even Work Allowed During Studies
APPLY NOW (Requirement)
- Intermediate with above 60%
- A-Level Students
- Bachelor Students with min 70%
- Students awaiting result can also apply
Consultancy+ Admission+Documentation
Even after reaching Germany, pick up service from airport till University
Please contact your Erfolg Team Consultants in Germany
Office:+4979405035030,Fax:+4979405035031,Mob:+4917656433243
Email: info@erfolgteam.com Skype:erfolgteam,Web: www.erfolgteam.com